www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة : مقتضيات الإيمان باليوم الآخر – جزء 8

الخطيب: فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے-قسط۸

(قبر کے فتنہ،اس کے عذاب اوراس کی نعمت پر ایمان لانا)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَـــهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُــولُهُ. (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْــلِمُون). (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَـــاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما). **حمد وثنا کے بعد!**

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے،اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے،سب سے بد ترین چیز ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے،ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو!اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو،اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو،جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزاءوسزا میں بڑا باحکمت

ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس مخلوق کے لیے ایک میعاد مقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا انہیں اپنے رسولوں کی زبانی مکلف کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لا تُرْجَعُون * فتعالى الله الملك الحق﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالی سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے۔

اے مومنو! گزشتہ سات خطبات میں آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے سے متعلق گفتگو کی گئی، جو کہ یہ ہیں: صور میں پھونک مارنا، قیامت کے بڑی نشانیاں، مخلوقات کا دوبارہ اٹھایا جانا، لوگوں کو میدان محشر میں جمع کرنا، جزاوسزا اور حساب وکتاب، جنت کی نعمت، جہنم کی صفات، قیامت کے بعض مناظر، قیامت کے دن پیش آنے والی شفاعت کی اقسام۔ اور آج ہم ان شاء اللہ ایسے موضوع پر گفتگو کریں گے جس کا تعلق بھی آخرت کے دن پر ایمان لانے سے ہے، اور وہ ہے: **قبر کا فتنہ، اس کا عذاب اور اس کی نعمت** ۔

- اللہ کے بندو! فتنہ کا معنی سوال اور امتحان ہے، یہاں فتنہ قبر سے مراد وہ تین سوالات ہیں جو مردہ سے پوچھے جاتے ہیں: تمہارا رب کون ہے، تمہارا دین کیا ہے اور تمہارے نبی کون ہیں، اگر مردہ نیک ہو گا تو اللہ تعالی سوال وجواب کے وقت اسے ثابت قدمی عطا کرے گا اور صحیح جواب کی توفیق ارزانی کرے گا، اگر وہ بد عمل ہو گا تو اسے صحیح جواب کی توفیق نہیں ملے گی اور عذاب سے دوچار ہو گا، اللہ کی پناہ۔

میت سے قبر میں سوال کیے جانے کے ثبوت میں تین احادیث وارد ہوئی ہیں:

- **پہلی**: بخاری نے قتادۃ سے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازہ میں شریک ہونے والے لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آتے ہیں، وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ تو یہ دیکھ اپنا جہنم کا ٹھکانا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لیے

جنت میں ٹھکانا دے دیا۔ اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں ٹھکانے دکھائے جائیں گے۔ اور منافق و کافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ پھر اس سے کہا جائے گا: نہ تو نے جاننے کی کوشش کی اور نہ سمجھنے والوں کی رائے پر چلا۔ پھر اسے لوہے کے گرزوں سے بڑی زور سے مارا جائے گا کہ وہ چیخ پڑے گا اور اس کی چیخ کو جن اور انسانوں کے سوا اس کے آس پاس[1] کی تمام مخلوق سنے گی[2]۔

- **مردہ سے قبر میں سوال کیے جانے کے ثبوت کی دوسری دلیل** براءبن عازب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ: مومن میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا رب (معبود) کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے، میرا رب (معبود) اللہ ہے، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں: یہ کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ سمجھا۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا تم اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "پھر جنت کی ہوا اور اس کی خوشبو آنے لگتی ہے، اور تا حد نگاہ اس کے لیے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے"۔ فرمایا: اس کے پاس ایک خوب رو انسان آتا ہے ، وہ خوبصورت لباس زیب تن کیا ہوتا ہے اور اس کے جسم سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی ہے، وہ کہتا ہے: تمہارے لئے ایسے انعام کی بشارت ہے جس سے تمہیں خوشی ملے گی۔ یہی وہ تمہارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے عرض کرتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ خیر و بھلائی کی سوغات لانے

---

(1) حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں جو بات لکھی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے مراد حیوانات ہیں، کیوں کہ مسند بزار میں ابو ہریرۃ رضی اللہ کی حدیث آئی ہے: (اس کی چیخ کو انس و جن کے سوا سارے جانور سنیں گے)۔

(2) اسے بخاری (۱۳۷۴) نے روایت کیا ہے۔

والا معلوم ہوتا ہے، وہ کہتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں۔ وہ شخص کہتا ہے: اے پالنہار! قیامت قائم کردے تاکہ میں اپنے اہل وعیال اور مال ومنال کی طرف لوٹ جاؤں۔

اور رہا کافر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا: اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے اٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: اس نے جھوٹ کہا، اس کے لیے جہنم کا بچھونا بچھادو اور اس کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، تو اس کی تپش اور اس کی زہریلی ہوا (لو) آنے لگتی ہے اور اس کی قبر تنگ کردی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے پاس ایک بدشکل انسان آتا ہے، جو بدنما لباس پہنا ہوتا ہے، اس کے جسم سے بدبو پھوٹ رہی ہوتی ہے، وہ عرض کرتا ہے: تجھے برے انجام کی بشارت دی جاتی ہے، یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ برائی کا پیغام لانے والا معلوم ہوتا ہے؟ وہ کہتا ہے: میں تمہارا برا عمل ہوں، وہ کہتا ہے: اے پالنہار! قیامت قائم نہ کر[1]۔

- **مردہ سے قبر میں سوال کیے جانے کے ثبوت کی تیسری دلیل** صحیح بخاری کی یہ روایت ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:.... مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ تم لوگوں کو قبروں میں آزمایا جائے گا، دجال جیسی آزمائش یا اس کے قریب قریب۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس (اللہ کے فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ: تمہارا اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پھر مومن یا یقین رکھنے والا کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ وہ ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کی روشنی لے کر آئے۔ ہم نے (اسے) قبول کیا، ایمان لائے، اور (آپ کا) اتباع کیا۔ پھر (اس

---

(1) اسے امام احمد نے "مسند" (۴/۲۸۷) کی ایک لمبی حدیث میں روایت کیا ہے۔ نیز ابو داود (۴۷۵۳) نے بھی روایت کیا ہے اور "مسند" کے محققین نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور کہا کہ: اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں، اسی طرح البانی نے " صحیح الجامع" (۱۶۷۶) اور مشکاۃ المصابیح (۱۶۳۰) میں اسے صحیح کہا ہے۔

سے) کہہ دیا جائے گا تو سو جا در حالیکہ تو مرد صالح ہے اور ہم جانتے تھے کہ تو مومن ہے۔اور بہر حال منافق یا شکی آدمی، اسماء نے کون سا لفظ کہا مجھے یاد نہیں (جب اس سے پوچھا جائے گا) تو کہے گا کہ میں (کچھ) نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا، وہی میں نے بھی کہہ دیا[1]۔

یہ تینوں احادیث اس بات دلالت کرتی ہیں کہ مردہ سے قبر میں سوال کیا جائے گا، لیکن مومن کو اللہ تعالی سوال کے وقت ثابت قدم رکھے گا اور اسے صحیح جواب کی توفیق عطا کرے گا، اگرچہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿يُـثَـبِّتُ الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة﴾

ترجمہ: ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

رہی بات کافر اور منافق کی تو وہ سوال کا جواب نہیں دے پائیں گے، چنانچہ اللہ تعالی ان کے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جس کا وہ مستحق ہوں گے۔

- اے مومنو! **آخرت کے دن پر ایمان لانے سے متعلق دوسرا امر ہے: قبر کا عذاب اور اس کی نعمت**، اس کی دلیل زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے، وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردوں کو) دفن نہ کروگے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے جس عذاب (کی آوازوں) کو میں سن رہا ہوں وہ تمہیں بھی سنا دے۔ پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ پھیرا اور فرمایا: "آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو"۔ سب نے کہا: ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ سب نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمام فتنوں سے جو ان میں ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ مانگو۔

---

(1) اسے بخاری (۱۰۵۳) نے روایت کیا ہے، دونوں لفظ (مومن یا یقین کرنے والا) (منافق یا شک کرنے والا) میں شک ہشام بن عروۃ سے آیا ہے۔

سب نے کہا: ہم فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور پوشیدہ ہیں، اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو[1]۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے، کہے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے **اور قبر کے عذاب سے** اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے[2]۔

- اللہ کے بندو! قبر کا عذاب دو قسم کے لوگوں کو دیا جائے گا: گناہ گار مومنوں اور کافروں کو، گناہ گار مومنوں کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے مُردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! ان میں ایک شخص تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کے لیے احتیاط [3] نہیں کرتا تھا[4]۔

معلوم ہوا کہ چغلخوری کبیرہ گناہ ہے، اسی طرح پیشاب سے نہ بچنا بھی کبیرہ گناہ ہے، اور ان دونوں گناہوں کا مرتکب اپنے گناہوں کے بقدر قبر کے عذاب کا مستحق ہے، تاکہ انہیں ان گناہوں سے پاک وصاف کیا جاسکے، اسی طرح ان کے علاوہ اور بھی گناہ ہیں جن کے بقدر (انسان کو) قبر میں سزا دی جائے گی، کیوں کہ قبر جزاو سزا کا مقام ہے۔

- کافروں کو قبر کے عذاب سے دوچار کرنے کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ والملائكة بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُواْ أَنفُسَكُمُ **الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ** عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ﴾

---

(1) اسے مسلم (٢٨٦٧) نے روایت کیا ہے۔

(2) اسے بخاری (١٣٧٧) اور مسلم (٥٨٨) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

(3) یعنی پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی فکر نہیں کرتا تھا، جس کی وجہ سے اس کے کپڑے پر پیشاب کی گندگی لگ جایا کرتی تھی۔

(4) اسے بخاری (٢١٦) اور مسلم (٢٩٢) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

ترجمہ: اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھارہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالی کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے، اور تم اللہ تعالی کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔

- چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان: ﴿ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ﴾ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں فوراہی سزا سے دوچار کیا جائے گا۔

اللہ تعالی نے آلِ فرعون کے تعلق سے فرمایا:﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾

ترجمہ: آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔

اللہ کے فرمان: ﴿غدوا وعشيا﴾ کا مطلب ہے کہ قیامت قائم ہونے سے قبل۔ کیوں کہ اس کے بعد فرمایا: ﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾

چنانچہ قیامت سے قبل ہونے والے عذاب اور قیامت کے دن ملنے والے عذاب کے درمیان فرق کیا گیا ہے۔

- رہی بات قبر کی نعمت کی، تو یہ سچے مومنوں کے لئے ہے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ أَلاَّ تَخَافُوا وَلا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾

ترجمہ: (واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو) بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

اس آیت سے استدلال کی بنیاد اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے جو فرشتوں کی زبانی کہا گیا ہے: ﴿ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ﴾ (جنت کی بشارت سن لو)۔ یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب روح نکالی جاتی ہے، چنانچہ وفات کے وقت اور روح نکالتے ہوئے جنت کی بشارت دینا نعمت شمار ہوتا ہے، اور یہی محلِّ شاہد (دلیل) ہے۔

- قبر میں ملنے والی نعمت کی قرآنی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿**فَلَوْلا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ** * وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ * وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَكِن لَّا تُبْصِرُونَ * فَلَوْلا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ * تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ * فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ * فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾

ترجمہ: جبکہ روح نرخرے تک پہنچ جائے۔ اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہو۔ ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔ پس اگر تم کسی کے زیر فرمان نہیں اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو لوٹاؤ۔ پس جو کوئی بارگاہ الہی سے قریب کیا ہوا ہوگا اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے۔

اس آیت سے استدلال کرنے کی بنیاد یہ ہے کہ **جب روح نرخرے تک پہنچ جائے** اس وقت راحت، غذاؤں اور آرام والی جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت سے پتہ چلتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کو جو نعمت ملنے والی ہوتی ہے، اس کا آغاز اس کی موت کے وقت ہی ہو جاتا ہے، اور یہ قبر کی پہلی نعمت ہے۔

- قبر میں ملنے والی نعمت کی ایک قرآنی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿كذلك يجزي الله المتقين * الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم **ادخلوا الجنة** بما كنتم تعملون﴾

ترجمہ: پرہیزگاروں کو اللہ تعالی اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے۔ وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں، کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے، جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔

- اس آیت سے استدلال کرنے کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالی فرشتوں کی زبانی مومنوں کو ان کی موت کے وقت کہتا ہے: ﴿**ادخلوا الجنة**﴾ (جنت میں داخل ہو جاؤ)۔

- روح نکلنے سے قبل ہی مومن کو نعمت کی بشارت دی جاتی ہے، اس کی ایک دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد گرامی بھی ہے: ﴿يا أيتها النفس المطمئنة * ارجعي إلى ربك راضية مرضية * فادخلي في عبادي * وادخلي جنتي﴾.

ترجمہ: اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔اور میری جنت میں چلی جا۔

- حدیث سے اس بات کی دلیل کہ مومن کو روح نکلنے سے پہلے ہی نعمت کی بشارت دی جاتی ہے، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث ہے، اس میں آیا ہے کہ دو فرشتے مومن کو کہتے ہیں جب وہ قبر کے سوالوں کا جواب کامیابی کے ساتھ دے دیتا ہے: (اے اطمینان والی روح! اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی کی طرف چلی جا)۔ چنانچہ روح خوش ہو جاتی اور نہایت آسانی کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے، پھر فرمایا: ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا تم اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”پھر جنت کی ہوا اور اس کی خوشبو آنے لگتی ہے، اور تا حد نگاہ اس کے لیے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے“۔ فرمایا: اس کے پاس ایک خوب رو انسان آتا ہے ، جو خوبصورت لباس زیب تن کیا ہوتا ہے اور اس کے جسم سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی ہے، وہ کہتا ہے: تمہارے لئے ایسے انعام کی بشارت ہے جس سے تمہیں خوشی ملے گی۔ یہی وہ تمہارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے عرض کرتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ خیر و بھلائی کی سوغات لانے والا معلوم ہوتا ہے، وہ کہتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں۔ وہ شخص کہتا ہے: اے پالنہار! قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل وعیال اور مال ومنال کی طرف لوٹ جاؤں[1]۔
- اللہ کے بندو! قبر کے فتنہ، اس کے عذاب اور نعمت کو ثابت کرنے والی کتاب وسنت کی یہ بعض دلیلیں ہیں جن کا تذکرہ ہوا، اس سے صرف کوئی گمراہ شخص ہی اختلاف کر سکتا ہے۔

---

(1) (1) (1) اسے امام احمد نے "مسند" (۴/۲۸۷) کی ایک لمبی حدیث میں روایت کیا ہے۔ نیز ابو داود (۴۷۵۳) نے بھی روایت کیا ہے اور "مسند" کے محققین نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور کہا کہ: اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں، اسی طرح البانی نے " صحیح الجامع "(۱۶۷۶) میں اور مشکاۃ المصابیح (۱۶۳۰) میں اسے روایت کیا ہے۔

- اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقیناوہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ **آخرت پر ایمان لانے کے بہت سے فوائد وثمرات ہیں**(1)، ان میں کچھ اہم ترین فوائد یہ ہیں:

۱- اس دن کے ثواب کی امید میں اطاعت کی رغبت اور اس کا اہتمام کرنا۔

۲- اس دن کے عذاب کے خوف سے گناہ کرنے اور اس پر راضی رہنے سے ڈرنا۔

۳- مومن کو دنیا کی جن نعمتوں سے محرومی ہوتی ہے، ان کی تلافی کے لئے آخرت کی نعمت اور ثواب کی امید رکھ کر تسلی حاصل کرنا۔

۴- اللہ تعالی کے عدل وانصاف سے واقفیت، بایں معنی کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا، اگر عمل اچھا ہو گا تو بدلہ بھی اچھا ہو گا اور اگر عمل برا ہو گا تو بدلہ بھی برا ہو گا۔

۵- اللہ کی حکمت کا علم، بایں معنی کہ اللہ نے بندوں کو بے کار پیدا نہیں کیا، بلکہ انہیں ایک عظیم ترین حکمت کے پیش نظر پیدا کیا، جو کہ اس کی عبادت ہے، بایں طور کہ وہ تمام تر اطاعت وعبادت کو انجام دیں اور ہر طرح کی محرمات سے اجتناب کریں، پھر اللہ تعالی اس پر آخرت میں ان کا محاسبہ کرنے والا ہے۔

- اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں جہنم کے عذاب سے **اور قبر کے عذاب سے** ، زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے۔

---

(1) خطبہ کا یہ حصہ ابن عثیمین کی کتاب: "شرح ثلاثۃ الاصول" ص ۱۰۵ سے ماخوذ ہے۔

- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے بھی جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہمیں اپنی محبت اور ہر اس عمل کی محبت عطا فرما جو تجھ سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔
- اے اللہ ! ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما، چھوٹے ہوں یا بڑے، پہلے کے ہو ں یا بعد کے، علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔
- اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

٦ صفر ١٤٤٣ھ

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com